جلد سیزدہم | برہان | شمارہ (۵)

ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ مطابق نومبر ۱۹۴۴ء

نظرات

جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ہم نے نیوز پرنٹ پیپر کے کوٹہ کے لئے درخواست دے رکھی تھی وہ اس مہینہ منظور ہوگئی ہے۔ لیکن یہ اطلاع ہمیں اسوقت ملی جبکہ برہان کی کتابت چوبیس صفحہ کے اندازے سے ہوچکی تھی اس لئے اس ماہ کا رسالہ نیوز پرنٹ پیپر کے انہیں صفحوں پر ہی شائع کیا جارہا ہے۔ آئندہ ماہ سے رسالہ کا حجم بڑھادیا جائیگا

مسلمانوں کے نصابِ تعلیم کا مسئلہ ایک عرصہ سے اربابِ علم وفکر کے زیرِ غور ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہر طبقہ میں اب یہ احساس روز بروز پختہ ہورہا ہے۔ بعض اربابِ مدارس عربیہ جو کل تک اصلاحِ نصاب کا ذکر تک سننے کے روادار نہ تھے اب وہ بھی اس ضرورت کو تسلیم کررہے ہیں اور ان میں بھی عملی سرگرمی کے آثار پائے جارہے ہیں۔ دوسری طرف جدید تعلیم کے حضرات پر بھی یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہی کہ یونیورسٹیوں کا موجودہ نصابِ تعلیم اور طرزِ تعلیم دونوں کم ازکم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے نہ صرف یہ کہ غیر مفید ہے بلکہ بڑی حدتک مضرت رساں ہے، جمعیۃ علمارِ ہند اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں کے اربابِ حل وعقد آج کل تعلیم کی مشکل کے حل کرنے میں مصروف ہیں۔ خدا کرے دونوں جماعتیں جلد کسی صحیح نتیجہ پر پہنچکر کوئی مفید عملی اقدام کرسکیں۔

ہمیں یہ دیکھکر بڑی مسرت ہوئی کہ روہیلکھنڈ کی پرانی ریاست رامپور نے اس سلسلہ میں بڑی اچھی پہل کی ہے۔ ریاست میں ایک قدیم عربی درسگاہ مدرسہ عالیہ کے نام سے قائم ہے جس میں وقتاً فوقتاً ہندوستان کے نامور اور خاص خاص فنون کے ماہر علمار استاذ رہے ہیں، حال میں اس درسگاہ کی طرف سے ہمیں جدید نصاب کا ایک خاکہ ملا ہے، اس پر مفصل تبصرہ تو غالباً آئندہ اشاعت میں ہوسکیگا۔ سردست اسقدر عرض کرنا کافی ہے کہ نصاب بحیثیت مجموعی غور وخوض، وسعتِ نظر اور دقتِ نگاہ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور اگر ریاست رامپور نے اپنی قدیم روایات کے مطابق اس مدرسہ کی خاطر خواہ سرپرستی قبول فرمائی اور اس نے مدرسہ میں جدید نصاب کی ترویج کے لئے اپنے دستِ کرم وتوجہ کو کشادہ رکھا تو بے شبہ علمی اور تعلیمی اعتبار سے اس کا یہ اتنا شاندار کارنامہ ہوگا کہ نہ صرف ریاست کے بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس کے شکرگذار رہیں گے۔